

خود شناسی (آٹھویں قسط)

<"xml encoding="UTF-8?>

پچھلی اقسام کا خلاصہ

۱. خدا و ندmutual سورہ شمس میں ۱۱ قسمیں کہانے کے بعد 'تذکیہ نفس' کو اصل کامیابی قرار دے رہا ہے۔ مگر تجزیہ نفس یعنی خودشناسی کے بغیر تذکیہ نفس ممکن ہی نہیں جیسے ایک ڈاکٹر انسانی جسم میں موجود اعضا کے افعال کو جانے بغیر جسمانی امراض کا علاج نہیں کر سکتا اسی طرح نفس کا علاج نفس کو سمجھے بغیر ممکن نہیں۔ واجب کا مقدمہ واجب ہوتا ہے۔ جیسے وضو نماز کے لئے واجب ہے اسی طرح تجزیہ نفس (خودشناسی) تذکیہ نفس کے لئے واجب ہوگا۔

اپنے آپ کو پہچاننا خودشناسی ہے۔ یعنی اپنے مقام، اپنی صلاحیتوں اور اپنی ذمہ داریوں سے آگاہی، انفرادی، معاشرتی اور خاندانی ابتری اس بات کی دلیل ہے کہ انسان نے اپنے آپ کو پہچاننے میں ہمیشہ کوتاہی سے کام لیا ہے۔ جب کہ سائنس نے جو علم دیا انسان نے اسے اپنی زندگی کو آرام دہ بنانے کے لئے استعمال کیا نہ کہ خدا شناسی اور تذکیہ نفس کے لئے۔

۲. اب مشرق و مغرب، ہندو، انگریز، تمام مکاتب فکر خودشناسی کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اسلام ۱۴۰۰ سال سے خودشناسی کا درس دے رہا ہے۔ اگر ہم مزید سستی اور کاہلی کا شکار رہے اور تاخیر سے کام لیا تو یہ تمام لوگ جلد ہی امام زمانہ کے لشکر سے جاملیں گے اور ہم کف افسوس ملتے رہ جائیں گے۔

۳. خودشناسی کا علم حاصل کرنے کے لئے سب سے مستند ذریعہ 'وحی الہی' ہے نہ کہ سائنس، یا عقل کیونکہ 'وحی الہی' کے لائے ہوئے نظریات کبھی بھی غلط ثابت نہیں ہوتے۔ جب کہ باقی دونوں علوم وقتاً فوقتاً غلط ثابت ہوتے رہے ہیں۔ علاوه ازین 'وحی الہی' کے علم کے اصل وارث "اہل بیت" ہیں۔ چنانچہ علم چاہے خودشناسی کا ہو یا پھر کسی اور شے کا، ہمارا رخ اہل بیت کی جانب ہی ہونا چاہیے۔

۴. تعلیمات اہل بیت خودشناسی کے لئے ہماری راہ متعین کرتی ہے۔ اس کے لئے ہمیں دو آنکھوں کے علاوہ ایک تیسرا آنکھ کی ضرورت ہوتی ہے جو باطن کی آنکھ کہلاتی ہے۔ اس آنکھ کے بارے میں ہندو، عیسائی پہلے ہی تصدیق کر چکے ہیں اور اب مغربی دنیا CLAIRVOYANCE نامی جدید علم کے طریقے سے تیسرا آنکھ کو متعارف کرو رہی ہے۔ تعلیمات اہل بیت کے مطابق تیسرا آنکھ اس صورت میں بیدار ہو سکتی ہے جب انسان 'کثرت کلام' اور 'کثرت آرزو' سے پر بیز کر رہا اور شب و روز دنیا کے کاموں میں مگن ہونے کے باوجود اللہ کی یاد میں کھویا رہے۔

۵. انسان، جسم اور روح کا مرکب ہے۔ زندہ ہونے کی صورت میں یہی روح انسان کا نفس کہلاتی ہے۔ دنیا کے بیشتر مذاہب اور فلسفی حضرات روح یعنی نفس پر یقین رکھتے ہیں۔ قرآن کی سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۵ کے مطابق انسان کو روح کا بہت کم علم دیا گیا ہے لیکن کسی شے کا نہ جاننا اس کے عدم کی دلیل نہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ دنیا میں آئیے دن نت نئے جراثیم اور وائرس دریافت ہوتے رہتے ہیں۔ خارجی نظریہ، وحدت شخصی کا نظریہ، نظریہ انطباق، ESR ٹیسٹ وغیرہ۔ روح (نفس) پر دلالت کرتے ہیں۔ علاوه ازین روح (نفس) عمر، آغاز، انجام، ارتقاء، مسکن، طبیعت، غرض ہر صفت کے اعتبار سے جسم پر حاوی ہے۔

۶. ابراہام ماسلو کے نظریہ کے مطابق انسان کی زندگی کے بنیادی اہداف بالترتیب جسمانی ضروریات، تحفظ،

تعلقات، انا اور خودشناسی ہیں۔ خودشناسی کا ادراک کرنے کے بعد انسان کا نفس اُس کے جسم پر حاوی ہو جاتا ہے اور پھر خدا سے ملاقات کے لئے انسان سرگرم ہو جاتا ہے اور اس کا تعلق عالمِ ملکوت سے زیادہ اور دنیا سے کم ہوتا چلا جاتا ہے، بالکل ایک مسافر کی طرح۔

روح کو زمین پر بھیجنے کا مقصد اس وعدہ کی پاسداری کا امتحان لینا ہے جو 'عالمِ ذر' میں تمام انسانوں نے خدا کے سامنے کیا تھا۔ سورہ اعراف آیت نمبر ۱۷۲ میں ائمہؐ کی روایات کے مطابق انسانوں کو آزمائے کے لئے ہی دنیا میں بھیجا گیا ہے کہ کہیں وہ دنیا کی بھول بھلیوں میں خدا کو بھول تو نہیں جائے گا۔ نفس کو سمجھنے کے لئے آئیے پہلے غیر اسلامی نظریات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد اسلامی نقطہ نگاہ سے نفس کو پرکھنے کی کوشش کریں گے۔

۷۔ فلاسفہ اور ماہرِ نفسیات کے مطابق خواہشات کا نفس میں ابھرنا فطری ہے اور اس کے صحیح غلط ہونے کا دارومند انسان کے اپنے اقدار اور نظریات پر ہے کہ اس کے نزدیک ایک صحیح یا غلط کا میزان کیا ہے مثلاً خود والدین، معاشرہ، ملکی قوانین یا پھر اس کا مذہب۔ ہمارا جواب ہے "خدا۔" دیگر مذہب نفسم کی مخالفت میں ہی انسان کی عافیت ڈھونڈتے ہیں۔ اسلام کے نزدیک نفس چار اجزاء کا مرکب ہے:

عقل جو دیگر قوی کو اعتدال میں رکھنا چاہتی ہے۔
وہم جو دیگر قوتون میں بغاوت پیدا کرنا چاہتی ہے۔
شہوت انسان کو فائدہ سے قریب اور
غضب انسان کو نقصان سے دور رکھنا چاہتی ہے۔

یہ تمام قوی اگر عقل کے تابع ہوں تو انسان فرشتوں سے افضل، اگر یہ تمام قوتیں وہم کے تابع ہوں تو شیطان سے بدتر اور اگر غصب غالب آجائے تو انسان درندوں سے بدتر، شہوت کے غلبہ کی صورت میں انسان حیوانوں سے بدتر ہو جاتا ہے۔

نئے سال کی تیاریاں پورے عروج پر ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں رسالہ آئے تک عیسیٰ کیلنڈر کے سال آغاز ہو چکا ہوگا۔ جب کہ ہجری کیلنڈر کا آغاز اس سے پہلے ہی ہو چکا ہے۔ ہجری کیلنڈر (اسلامی، قمری) اور عیسیٰ (عیسائی، شمسی) کیلنڈر کا انحصار سورج پر ہے۔ ہجری کیلنڈر کی تواریخ متغیر ہوتی ہیں یعنی رمضان کبھی گرمیوں میں کبھی سردیوں میں۔ لیکن عیسیٰ کیلنڈر مستقل ایام کے ساتھ ہوتا ہے یعنی کرسمس اور نیا سال ہمیشہ یخ بستہ سردیوں میں منایا جاتا ہے۔ لیکن دونوں کیلنڈر میں سب سے اہم فرق یہ ہے عیسیٰ کیلنڈر کھیل، کود، تفریح، لہو و لعب اور شراب کے نشے میں شروع کیا جاتا ہے جبکہ ہجری کیلنڈر ایام عزا میں گریہ و زاری کے ساتھ۔ ایک گروہ خوشیاں مناتا ہے دوسرا غم، ایک مکتب فکر رونے پر ہنستا ہے اور دوسرا لوگوں کے ہنسنے پر روتا ہے۔

سنا ہے عیسیٰ نئے سال کے آغاز کے غل غپاڑے کی وجہ سے مغرب میں جیلیں بھر جاتی ہیں جب کہ ہجری کے نئے سال کا آغاز ہوتے ہی مسجدیں بھر جاتی ہیں۔ وہاں سڑکوں پر حادثات ڈرائیونگ کے غیر متوازن ہونے کی وجہ سے ہوتے ہیں جبکہ یہاں جلوس عزا میں لاکھوں افراد کے پائے استقامت سے لغزش نہیں آتی۔ جوش وہاں بھی ہوتا ہے جوش یہاں بھی ہوتا ہے۔ آگ وہاں بھی لگی ہوتی ہے اور آگ یہاں بھی دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی

بس فرق اتنا ہے کہ وہاں لوگ آگ پر Fire Dance کرتے ہیں اور یہاں آگ پر ماتم۔ اس مرتبہ تو گویا قدرت نے دونوں event ایک ساتھ منعقد کروا کر تمام عالمِ انسانیت کو دلچسپ تقابل کی دعوت دی ہے یعنی مغرب میں

ڈسکو کلبز میں پاؤں کی دھمک اور عالمِ اسلام میں سینے پر ماتم کی تھپک ایک ساتھ

سازِ عشرت کی صدا مغرب کے ایوانوں میں سُن
اور ایران میں ذرا ماتم کی تیاری بھی دیکھ
(اقبال)

کہتے ہیں انسان کی زندگی کی ابتدائی بھی رونے سے ہوتی ہے یعنی اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد نہ روئے تو اس کو ASPHYXIA کی بیماری ہو جاتی ہے اور رونے کی عدم موجودگی میں تنفس کا عمل شروع نہیں ہو پاتا اور جسم کو آکسیجن کی دستیابی خطرہ میں پڑ جاتی ہے اور اگر رونے کا عمل 10 منٹ تک شروع نہ ہو تو بچہ ہمیشہ کے لئے ذہنی معذور ہو جاتا ہے۔

امامِ مظلوم، پر گریہ کرنے والے گویا ہر سال کی ابتدائی گریہ سے کر کے قلب کو "ایمانی آکسیجن" سے سیراب کرتے ہیں۔

عزاداری کی بہترین پیداواری فصلِ خودشناسی ہے۔ انسان کے آنسو ان دس دنوں میں گویا آئینہ کا کام کرتے ہیں کہ اس میں وہ اپنے سراپے کا جائزہ لے کر اپنے ظاہر یا باطن کا سراغ لگا سکتا ہے۔ دس دنوں کے اس "فری کلینک" سے فائدہ اٹھائیے اور "سالانہ روحانی چیک اپ" کروا کر نفسانی امراض کی تشخیص اور ان کا علاج کروانے کے لئے کمر بستہ ہو جائیے۔

اجزائی نفس سمجھنے کے بعد آئیے ان تمام اجزاء پر علیحدہ علیحدہ گفتگو کرتے ہیں۔ یہ دیکھتے ہیں کہ مغرب، غیر اسلامی افکار کو کیسے لیتے ہیں اور اس کے بارے میں کیا رویہ رکھتے ہیں؟ سب سے پہلے عقل اور اس کے نظریات، تغیرات بمعہ تفصیل کے پھر دیگر اجزائے ترکیبی!

عقل کی تعریف

"کسی شے یا عمل کے صحیح یا حق ہونے کی معلومات جو انسان کے کردار، عمل اور خودشناسی سے مربوط ہو۔ یعنی عقل اس اختیار کی جامعیت کا نام ہے جس کے سبب انسان بہترین طرزِ عمل اختیار کرتا ہے۔"

* امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ "عقلمند وہ ہے جو دو صحیح عوامل میں صحیح ترین عمل اور دو بدترین عوامل میں بدترین عمل کا فیصلہ کرسکے۔"

یعنی Choose the best، اور یہی طرزِ عمل اور بنیاد آج دنیا بھر میں ہر قسم کے تعلیمی امتحان میں میزان کی حیثیت اختیار کرچکی ہے۔ جس کا جدید نام Best MCQ (Multiple Choice Questions) ہے جو ان MCQ میں Answer کو ڈھونڈنکالتا ہے وہ اتنا ہی کامیاب اور عقلمند کہلاتا ہے۔

اجزائی عقل

عقل کے اجزا میں علم، سمجھ، تجربہ، نظم و ضبط، تمیز کی صلاحیت اور جبلی فہم شامل ہے۔ ان اجزائی کا صرف موجود ہونا ہی کافی نہیں بلکہ ان کا صحیح اور برجستہ استعمال بھی ضروری ہے تاکہ مسائل کو حل کیا جاسکے۔ یعنی یہ تمام اجزائی عقل کی مشین کو مکمل کرتے ہیں اور اگر مشین اپنا کام نہ کرسکے (مسائل کا حل تلاش کرنا، سوالات کے جوابات ڈھونڈنا) تو پھر عقل نامکمل یا ناکارہ کہلاتے گی۔

ان اجزائی کا ہونا "عقل" اور ان اجزائی کا استعمال کرنا "ذہانت" ہے۔

مترادفاتِ عقل

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ چند الفاظ 'عقل' کے مترادف سمجھے جاتے ہیں مگر ان اصطلاحات اور عقل میں باریک سا فرق ہے جس کا سمجھنا ضروری ہے۔ مثلاً

۱. INTELLIGENCE (ذہانت):

اس کا مطلب ہے کہ کسی چیز کو سمجھنے کی صلاحیت۔ یہ عقل کے قریب ترین اصطلاح ہے۔ لیکن عقل انسان کو مادی و معنوی دونوں جہتوں میں کامیاب کرتی ہے لیکن جب دونوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا پڑ جائے تو عقل معنوی طور پر سفر کرنا پسند کرتی ہے جب کہ ذہین آدمی فقط دنیاوی نفع نقصان یا ظاہری نفع نقصان کو مدنظر رکھتا ہے۔

مثلاً قحط کے زمانے میں اناج ذخیرہ کرنا ذہانت ہے اور اسے ضرورت مندوں میں تقسیم کر دینا عقلمندی ہے۔ جنگ میں دریا پر قبضہ کر لینا اور دشمن کو ایک گھونٹ پانی نہ دینا ذہانت ہے مگر دریا پر دسترس ہونے کے باوجود اپنے دشمن کو بھی اس پانی کو استعمال کرنے سے نہ روکنا عقلمندی ہے، کربلا میں کون عقلمند تھا کون ذہین اب اس کا فیصلہ کرنا آسان ہے۔

آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ذہین آدمی چالاک، مکار، عیار، خود غرض ہو سکتا ہے مگر عقلمند ہمیشہ مخلص عادل، بے غرض ہوتا ہے۔ کہتے ہیں اسرائیل کی یونیورسٹی میں ہر سال 500 سے زیادہ Phd پاس ہوتے ہیں جو دنیا بھر کے اسلامی ممالک میں پاس ہونے والے Phd افراد سے بھی زیادہ ہیں! آپ انھیں کیا کہیں گے ذہین یا عقلمند!!

2. Polymath :

یہ اصطلاح ان لوگوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے جو بیک وقت کئی شعبوں میں ماہر (Genius) ہوں۔ آج کل امریکہ میں "دُبڑے پیشہ وری" کا دور دورہ ہے یعنی Double Professional یعنی ایک ڈاکٹر میڈیکل کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد قانون میں LLB کی ڈگری بھی لے لیتا ہے اور پھر صحت سے متعلق مقدمات لڑتا ہے۔ دُبڑے نقطہ نظر اور معلومات کے پیش نظر ایسا ڈاکٹر وکیل بن کر زیادہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس طرح ایک ڈاکٹر IT بن کر میڈیکل کے تمام ریکارڈ کو کمپیوٹر میں بہتر منظم کر سکتا ہے بلکہ اب تو میڈیکل اور کمپیوٹر سے متعلق دس سے زیادہ combinations دستیاب ہیں مثلاً Medical Transcriptions، Telemedicine، وغیرہ، مگر ہمارے نزدیک "علم طب" کا بہترین Combination "علم دین" کے ساتھ ہے کیونکہ جسمانی امراض جاننے کے بعد روحانی امراض باآسانی پڑھے، سمجھے اور علاج کیسے جاسکتے ہیں۔ کہتے ہیں لکھنؤ میں ایک زمانے میں عالم دین کو حکمت (مشرقی طب) کی تعلیم دی جاتی تھی تاکہ عالم دین کے نان و نفقة کا مسئلہ بھی حل ہو جائے اور وہ اپنی پریکٹس کے ذریعے لوگوں میں اثر و رسوخ کے سبب دعوت و تبلیغ کا کام باآسانی کرسکے۔

ایک زمانے میں کراچی کے ڈاؤ میڈیکل کالج میں زیر تعلیم میڈیکل استوڈینٹس نے امام خمینی ۲ کو خط لکھا کہ ہم میڈیکل چھوڑ کر انقلاب میں آپ کا باتھ بٹانا چاہتے ہیں، امام خمینی ۲ نے بہت خوبصورت جواب دیا کہ "ہمیں ایسے عالم دین چاہئیں جن کے سر پر عمامہ اور گلے میں Stethoscope ہو۔"

آپ کو یہ سن کر حیرت ہو گی کہ روایتوں کے مطابق امام زمانہؑ کے خاص اصحاب جن کی تعداد ۳۱۳ ہے میں ۳۶ یا ۲۹ خواتین بھی ہوں گی جن میں بیشتر ڈاکٹر یا نرس ہوں گی۔ یعنی امامؑ کو ہر قسم کے علوم کے ماہر لوگوں

کی ضرورت ہوگی۔ بہر حال اس طرح انجینئرنگ اور MBA کا Combination بھی ہے۔ کمپیوٹر سوفٹ وئیر اور MBA وغیرہ بھی رائج ہے۔

اگر آپ ہمیں مزید تفصیل کی اجازت دیں تو ہم یہ دلچسپ انکشاف کرنا چاہیں گے کہ انگریزوں نے Polymath یعنی "Double Profession" یا "Poly-profession" کی اصطلاح کوئی آج کل کے لوگوں کو دیکھ کر ایجاد نہیں کی بلکہ پرانے زمانے کے مسلمان علمائے کو دیکھ کر کی، جو بیک وقت ایک سے زیادہ علوم اور شعبوں میں یکساں مہارت رکھتے تھے۔ مثلاً جابر بن حیان (عالم + کیمیا دان بلکہ بائی کیمیا)، بوعلی سینا (عالم، فلسفی، طبیب)، علامہ حلی (عالمِ دین، ماہر فلکیات)، شیخ بہائی (عالمِ دین، ریاضی دان) (جب ہمارے علمائے کا یہ حال ہے تو ائمہ طاہرین کے علم کے مختلف پہلووں کا کیا حال ہوگا)۔ ایسی مثالیں پرانے زمانے میں بی نہیں بلکہ موجودہ دور میں بھی مل جائیں گی۔ مثلاً حال ہی میں پاکستان کے A Level کے طالب علم "علی معین نوازش" نے ۲۳ میں سے ۲۱ مضامین میں A گریڈ لے کر عالمی ریکارڈ قائم کیا ہے اور گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں اپنا نام لکھوایا ہے۔

ایران کے سید محمود حسابی نے آئھ مضامین میں Phd کیا ہوا ہے الیکٹرک انجینئرنگ، شاعری، فزکس، طب، ریاضی، فلکیات، ارضیات، حیاتیات۔

محمد صادق وزیری جو پاکستان سے ایران گئے، انہوں نے ۱۲ سال کی عمر میں قرآن، نهج البلاغہ اور صحیفہ کاملہ حفظ کر لی تھی۔ محمد حسین طباطبائی نے فقط ساڑھے پانچ سال کی عمر میں انگلینڈ کی "جی ز یونیورسٹی" سے قرآن میں Phd کی ڈگری لے لی۔ پاکستان کی ۹ سالہ فاطمہ نے بل گیٹس کے امتحان M.C.S.E کو پاس کر کے دنیا کی کم عمر ترین طالبہ کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ بہر حال ان تمام ہوشربا مثالوں اور حیرت میں ڈالنے والے افراد کے بارے میں سن کر ایک اور حیرت میں ڈالنے والا نکتہ سنئے کہ "انسان نے اب تک اپنے دماغ کا فقط 1% حصہ استعمال کیا ہے"۔ تعریف اس خدا کی جس نے تجھے بنایا۔ اب لوگوں کے پاس یہ جواز نہیں ہونا چاہیے کہ ہمارے بچے کے پاس اسکوں کی تعلیم کے لئے وقت نہیں ہے تو مدرسہ کی تعلیم کے لئے وقت کہاں سے لائیں؟! یہ فقط ایک شیطانی وسوسہ ہے جو آب دور ہو جانا چاہیے۔

:SMART .۳

یہ لفظ بظاہر خوبصورتی پر دلالت کرتا ہے لیکن حقیقتاً Smart اس شخص کو کہا جاتا ہے جو بہت جلد نئے ماحول کا عادی بن جائے یا نئے کام کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ علم کیا ہے مسلسل ایک نئی بات یا نظریہ کا اضافہ۔ چنانچہ ہر علم درحقیقت انسان کے لئے ایک نیا چیلنج ہے۔ ہر مسئلہ ایک نیا پن ہے۔ چنانچہ جو بھی نت نئے چیلنجز کا سامنا کرنے کی مردانہ وار صلاحیت رکھتا ہوگا اسی کو Smart کہا جائے گا۔

:GENIUS .۴

کسی بھی خاص شعبہ میں مہارت یا کامیابی حاصل کرنے والا شخص Genius کہلاتا ہے، مثلاً کوئی طالب علم کسی خاص مضمون میں یا اپنی کلاس میں Genius کہلاتا ہے مگر اس کی یہ صفت جزوی ہوگی یا پھر وقتی۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ حافظے کے بل بوتے پر بڑے مقبول ہو جاتے ہیں۔ ان کو نہ صرف قرآن، بلکہ انجیل، زیور، گیتا تک حفظ ہوتی ہے۔ مگر ان تمام معلومات، حافظہ اور علم کے باوجود وہ اس بات کا فیصلہ نہیں کر پاتے کہ یزید کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا چاہیے کہ نہیں۔ رسولؐ سفارش یا وسیلہ کا سبب بن سکتے

ہیں یا نہیں۔ (غور فرمائیے گا!)

اسی لئے ریبر کے انتخاب کے لئے Genius کے انتخاب کی بجائے عقلمند شخص کا انتخاب ہی عقلمندی ہے۔

عقل کے غیر مذہبی نظریات

1. عقل اور نفسیات

علمِ نفسیات کے نزدیک عقل چار اجزاء کا مرکب ہے۔

(a) ذاتی معلومات: اس کے ذریعہ انسان اشیائی کو سمجھتا اور پرکھتا ہے۔

(b) اخلاق: جس کے تحت غیر جانبدار ہو کر کوئی فیصلہ کرتا ہے تاکہ اس کا فیصلہ عدل پر مبنی ہو۔

(c) قول و فعل میں یکسانیت: یعنی قول و فعل میں تضاد انسان کے عقلمند ہونے کی نفی کرتا ہے۔ اگر ایسا شخص کامیاب بھی ہے تو اسے ایک مکار، عیار شخص تو کہیں گے، مثالی آدمی نہیں۔ مولا علی علیہ السلام کے مطابق اگر وہ عیاری کرنے پر آتے تو پورے عرب میں ان جیسا کامیاب حکمران کوئی نہ ہوتا مگر مولاً مکار نہیں تھے۔

(d) صلاحیتِ ریبری: دنیا میں کوئی ایسا بیوقوف آدمی نہیں گذرا جس نے کسی گروہ کی رینمائی کی ہو۔ عقلمند شخص نہ صرف خود کو راہِ راست پر رکھ سکتا ہے بلکہ لوگوں کی سچ کی طرف رینمائی بھی کر سکتا ہے۔ ۲۔

عقل اور فلسفہ

فلسفہ کے مطابق، دستیاب معلومات کا بہترین استعمال عقل مندی ہے۔

a. ارسطو کا نظریہ:

ارسطو کے مطابق اشیائی کے ہونے کے سبب کا ادراک ہو نا ہی عقلمندی ہے۔

یعنی اگر انسان کو کائنات اور اپنے وجود کی وجہ اور پس منظر پتا چل جائے تو بس یہی عقل ہے۔

حدیثِ رسول ہے کہ: ”عقل مند وہ ہے جو قیامت کی تیاری کرے۔“ ظاہر ہے کہ قیامت کی تیاری خودشناسی اور خداشناسی کے بغیر ممکن نہیں۔

b. کنفیوشن کا نظریہ :

۴۷۹ قبائل مسیح کا فلسفی جس کے افکار آج بھی چین، کوریا، جاپان، ویتنام میں عزت سے دیکھے جاتے ہیں۔ اس کے مطابق عقل کو تین طریقوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے:

i. تفکر (Reflection) کے ذریعے : اعلیٰ ترین طریقہ۔

ii. تقلید (Imitation) کے ذریعے: آسان ترین طریقہ۔

iii. تجربہ (Experience) کے ذریعے: تلخ ترین طریقہ۔

* اتفاق سے ہمارے ہاں اسلامی احکامات میں عمل کرنے کے تین طریقے ہیں۔

i. انسان خود سے مجتہد بن جائے (تفکر کے ذریعے)

ii. دوسرے مجتہد کی تقلید کرے، (تقلید کے ذریعے)

iii. احتیاط کو پیش نظر رکھے (یعنی تجربہ کے ذریعے معلوم کرے احتیاط کس میں ہے؟)

Free Thinkers کا نظریہ :

یہ مکتب فکر کہتا ہے کہ عقلمندی سببیت (reasoning)، فطری اور روحانی طریقے سے حاصل ہوتی ہے۔

یعنی عقل "کسی" بھی ہو سکتی ہے اور "وہی" یعنی خدائی عطیہ بھی، جس کا کلی مظاہرہ انسیائے اور ائمہ میں نظر آتا ہے اور غیر مخصوص انسانوں میں جزوی طور پر ۔

d. INUIT کا نظریہ:

انثاریکا کے علاقے میں رہنے والے لوگوں کا نظریہ ہے کہ "عقلمندی یہ ہے کہ انسان کو بتائے بغیر معلوم ہے کہ کس وقت اسے کیا کرنا چاہیے" ۔

اسلام میں عقل کا عروج "حکمت" کہلاتا ہے اور حکمت اُس صلاحیت کو کہتے ہیں جس کے تحت انسان کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسے کس وقت کیا کرنا ہے؟ اور جب انسان اپنی رضا اللہ کی رضا میں شامل کر دیتا ہے تو گویا وہ کائنات کا مالک بن بیٹھتا ہے کہ سارا کاروبارِ زندگی اسی کی منشائی و مرضی کے مطابق چلتا ہو۔

ایک دن بہلول سے کسی نے کہا، "بہلول کیا حال ہے؟" بہلول نے جواب دیا: "اس شخص کا حال کیا پوچھتے ہو جس کی مرضی سے ساری کائنات چل رہی ہے؟" پوچھنے والے نے وضاحت چاہی۔ بہلول نے کہا کہ "میں نے اپنی مرضی خدا کی مرضی میں شامل کر دی ہے۔ اب خدا جو چاہتا ہے میں بھی وہی چاہتا ہوں، جو وہ کرتا ہے میری مرضی بھی اس میں شامل ہوتی ہے چنانچہ کائنات خدا چلا رہا ہے اور اس کے ساتھ میں بھی اس کا شریک ہو گیا ہوں" ۔

حقیقت ہے کہ قطرہ بذاتِ خود کچھ نہیں مگر جب وہ سمندر میں فنا ہو جاتا ہے تو سمندر کہلانے لگتا ہے۔

e. Holism کا نظریہ:

اس نظریہ کے مطابق "انسان کا عقلمند ہونا دراصل انسان کا آس پاس کے ماحول کی مطابقت سے مربوط ہے" ۔ یعنی انسان جتنا اپنے ماحول میں کھپ جائے گا وہ اتنا ہی عقلمند کہلائے گا۔ یعنی ۔۔

* ہر حال میں خوش رہنے والا اور ماحول کے مطابق قدم اٹھانے والا شخص۔ یعنی دوستوں کے حلقوں میں نرم دل اور جنگ کے میدان میں فولادی چٹان ہو حلقو یاران تو ریشم کی طرح نرم رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن قرآن کے مطابق اَشَدَّاً عَلَى الْكُفَّارِ رُحْمَاءُ بَيْنَهُمْ کفار پر سخت اور آپس میں رحم دل!

یہی وجہ ہے کہ جو انگلیاں میدانِ جنگ میں ذوالفقار کو اپنی انگلیوں پر نچاتی ہیں وہی انگلیاں گھر میں دال چنتی ہوئی نظر آتی ہیں اور رسول ہ جب یہ منظر دیکھتے ہیں تو علیؐ کو اہلِ خانہ کی گھر کے کاموں میں مدد کا ثواب حج و عمرہ کے ثواب سے بھی زیادہ بتا کر خوش خبری دیتے ہیں۔ حقیقت ہے کہ اگر انسان فقط اللہ کی رضا کو مدِ نظر رکھے تو ہر حال میں ثواب سمیٹتا ہوا نظر آئے گا۔ چاہے وہ ہجرت کی رات بسترِ رسول ہ پر پہلی اور آخری شب بھر کی نیند کے مزٹے ہی کیوں نہ لوث رہا ہو۔

f. Nihilism کا نظریہ :

اس کے مطابق عقلمندی یہ ہے کہ انسان کو یہ معلوم ہو کہ "زندگی میں اس کے لئے اور دوسروں کے لئے کیا چیز قیمتی ہے" ۔

دوسرے لفظوں میں انسان اپنے لئے جیئے تو "خود غرض" کہلاتا ہے اور دوسروں کے لئے جیئے تو "بیوقوف"۔ حق

یہ ہے کہ انسان کا طرز زندگی ایسا ہونا چاہیے جو خود اس کے لئے اور دوسروں کے لئے قابل قبول ہو۔ اسی کو توازن، میانہ روی اور صراطِ مستقیم کا راستہ کہتے ہیں۔ اسلام خود اعتدال پسندی کا مذہب ہے۔